بے قصور (افسانہ)

ثمرین شاہد

وہ بے حد احساس طبیعت کی مالک تھی اُسے کسی کا رونا بھی برداشت نہیں ہوتا. پھر اس کی وجہ سے کسی کو تکلیف پہنچے ایسا کیسے ممکن تھا مگر زنیاء فاروقی پر آج کسی کو بد دُعائیں دینے کا الزام لگا تھا کسی کی خوشیوں کو چھین لینے کا الزام!! اور وہ کوئی اور نہیں بلکہ اسکی اپنی بہن رانیہ فاروقی تھی. جس نے یہ الزام اپنی اس معصوم بہن پر لگایا تھا .

وہ کیسے اس بات کا ثبوت پیش کرتی جو اُس نے کیا ہی نہیں, کوئی اس پر اس قدر غلط الزام کیسے لگا سکتا تھا وہ اپنے کمرے میں بیٹھی رُو رہی تھی. آج اس کی مخلصی پر شک کیا گیا تھا اُس پر جھوٹا ہونے سے لے کر حاسد ہونے تک کا الزام لگایا گیا وہ معصوم تو سب سے مل کر رہنے والی خود سے زیادہ دوسروں کی قدر کرنے والی زندہ دل لڑکی تھی جسکی خوشی دوسروں کی خوشی میں تھی. رات کے اس پہر نہ کوئی اُسے کھانے کے لیے بُلانے آیا اور نہ ہی کسی نے اسکے آنسو پونچھے. بس اس اندھیرے کمرے میں وہ اور اس کی آہ وزاری سانسیں لے رہی تھی. اور یہی صحیح تھا کیونکہ آج اُسے جو جھٹکا لگا تھا اس سے وہ دنیا کی تلخ حقیقت کو جان پاتی کسی کو اتنا معصوم اور کمزور بھی نہیں ہونا چاہیے کہ زرا سے ٹھوکر سے وہ گہری کھائی

All rights are reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میں چلے جائے جس سے باہر نکلنا اُس کے لیے ناممکن بن جائے. ہمیں خود کو یوں کمزور بنا کر ہرگز نہیں رکھنا چاہیے بلکہ زندگی کی دھوپ و چھاؤں, آندھی و بارشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیے تاکہ پھر کوئی تیز ہوا یا بجلی کی کڑک و چمک آپ کو اپنی منزل تک پہنچنے سے نہ روک سکے آپ کی کمزوری آپ کو معزور نہ کر دے بلکہ خود کو اس قدر طاقتور بنا لینا چاہیے جس سے زندگی میں آنے والی تمام آندھیوں, قدرتی آفات اور لوگوں کی سرد مہری, تلخی اور ظلم کا آسانی سے مقابلہ کر سکے.

فاروقی نوید اور جمال نوید دو بھائی تھے اور انکی ایک بہن فہمیدہ نوید جو گھر میں سب کی لاڈلی رہی تھیں ان کے والد نوید صلاح الدین ایک مشہور کاروباری آدمی تھے مگر دل کے مریض ہونے کی وجہ سے آج سے پانچ سال قبل اپنے مالک حقیقی سے جا ملے. فاروقی نوید کی شادی اپنے چچازاد "لبنیٰ حمیر سے ہوئی جو حمیر صلاح الدین کی اکلوتی بیٹی تھی جبکہ جمال نوید کی شادی نوید صلاح الدین کے قریبی دوست رافے عبدالعزیز کی بیٹی حنا رافے سے ہوئی. رافے عبدالعزیز کا ایک بڑا بیٹا بھی تھا شہروز رافے جس نے اپنی بہن کی شادی کے کچھ ماہ بعد فہمیدہ نوید کے لیے اپنی پسندیدگی ظاہر کی. دونوں خاندان کو کوئی اعتراض نہیں تھا اس لیے ان دونوں کو بھی شادی کے بندھن میں باندھ دیا گیا.

All rights are reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

فاروقی نوید کی دو بیٹی پیدا ہوئیں رانیہ فاروقی, زنیاء فاروقی . رانیہ زنیاء سے چار سال بڑی تھی انکا کوئی بیٹا نہیں تھا. بچپن سے ان دونوں بہنوں کو بہت پیار دیا گیا مگر رانیہ زنیاء سے رنگت اور نین نقش میں کم تھی اس لیے خاندان کا پیار بھی اُسے دکھاوا لگتا اور اس بات کو وہ کسی پر عیاں نہیں ہونے دیتی تھی

اور جمال نوید کا ایک ہی بیٹا تھا حمزہ. جمال جو خوش شکل ہونے کے ساتھ ذہین بھی تھا وہ رانیہ سے دو سال جبکہ زنیاء سے چھ سال بڑا تھا. جمال نوید نے فاروقی نوید سے انکی بیٹی رانیہ کا ہاتھ مانگا جو انھوں نے خوشی خوشی دے دیا. جس وقت یہ بات ہوئی اُس وقت بچے پڑھائی کر رہے تھے اس لیے بچے اس بات سے بے خبر تھے .

فہمیدہ اور شہروز کی شادی کے پہلے سال ہی لڑائی جھگڑا ہونے لگا فہمیدہ شہروز کو ہر بار کچھ نہ کچھ کہتی مگر شہروز اس کی نادانی سمجھ کر نظر انداز کر دیتا تھا مگر شادی کے کچھ سال بعد بھی جب فہمیدہ اپنے طعنے اور مزاج میں تبدیلی نہیں کی تو ان میں علحیدگی ہوگئی شہروز رافے نے کسی اور سے شادی کر لی اور خوشی خوشی اپنی آگے کی زندگی گزارنے لگا. مگر فہمیدہ اپنی اس محرومی کو دل سے لگا کر بیٹھ گئی اور نہ ہی دوبارہ

All rights are reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

شادی کیا خود کو بدلنے کے بجائے انھوں نے اپنی اس عادت کا غلط استعمال کیا وہ اپنی بھانجیوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے لگیں جو رفتہ رفتہ اس قدر بڑھتی چلے گئی رانیہ اپنی کم رنگت کی وجہ سے پہلے ہی احساس کمتری کا شکار تھی فہمیدہ بیگم کے کان بھرنے پر وہ جیسے اپنی چھوٹی بہن زنیاء سے نفرت کرنے لگی. اُسکی نظر میں زنیاء اسکی دشمن بن گئی تھی

جب حمزہ جمال نے ایچ ایس سی پاس کیا تب وہ صرف اٹھارہ سال کا تھا. اس نے لندن جا کر پڑھائی کرنے کی خواہش ظاہر کی تو جمال نوید نے باخوشی اجازت دے دی اپنے بیٹے کی ہر خواہش کو پورا کرتے تھے اور انھیں امید تھی کہ وہ رانیہ سے شادی کا سُن کر بھی انکار نہیں کریگا. اُس وقت زنیاء اُٹھویں جماعت میں پڑھتی تھی وہ ایک ذہین طالبہ تھی اس لیے تعلیمی میدان میں بھی آگے ہی تھی اور رانیہ نے میٹرک کیا تھا. جب رانیہ نے انٹر پاس کیا تبھی انھوں نے اُسے اسکے اور حمزہ کے طے شدہ رشتے سے آگاہ کر دیا جبکہ حمزہ کو وہ واپسی پر بتانے والے تھے.

مگر بڑوں کی خواہش انکی زندگی میں کیا رنگ لانے والی تھی وہ وقت ہی طے کرتا ان کی زندگی کے ماہ و سال آہستہ آہستہ گزر رہی تھی.

All rights are reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

رانیہ کافی خوش تھی حمزہ جیسا خوبصورت اور پڑھا لکھا لڑکا اسکا ہونے والا تھا. مگر زنیاء کو لے کر وہ اب بھی احساس کمتری کا شکار تھی. اور اس لیے وہ اس سے ٹھیک سے بات بھی نہیں کرتی تھی.

”زنیاء کہاں جا رہی ہو بیٹا؟“

لبنٰی بیگم نے زنیاء کو دوڑتے دیکھا تو اس سے پوچھنے لگیں.

”ماما۔۔۔ میں اوپر ٹیرس پر جا رہی ہوں, آج موسم بہت اچھا ہے نہ ماما۔۔!“

زنیاء مسکراتے ہوئے کہنے لگی.

”بیٹا۔۔. رانیہ کو بُلا لاؤ۔۔۔۔ پھر چلی جانا“

انھوں نے زنیاء کو اپنی بہن رانیہ کو بُلانے کا کہا جو اپنے کمرے میں تھی

اس وقت یا تو وہ ایف ایم سُنتی یا حمزہ کے ساتھ پانے کے خواب دیکھتی تھی.....

”جی ماما۔۔۔ آپیا کمرے میں ہی ہو نگی۔۔۔ میں بُلاتی ہوں“

All rights are reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

زنیاء جلدی سے رانیہ کے کمرے کے جانب بڑھ گئی۔۔.

جب وہ وہاں پہنچی تو زنیاء بستر پر لیٹے کانوں میں آئیر فون لگائے کچھ سُننے میں مگن تھی.

" آپیا!!۔۔۔ آپیا۔۔"

مگر کوئی ریسپونس نہیں ملا.

زنیاء چل کر اُسکے پاس آئی

وہ کب سے آواز لگا رہی تھی مگر جواب نرادر پا کر اس نے چند قدم کا فاصلہ طے کر کے رانیہ کے کان سے آئیر فون نکال دیا تا کہ لبنٰی بیگم کا پیغام دے سکے.

مگر رانیہ اُس پر برس پڑی ...

"کیا مصیب ہے۔۔ تا_ تمھیں؟ کتنی بار کہا ایسی حرکت مت کیا کروں۔"

" جینا حرام کرر کھا ہے۔۔۔"

رانیہ غصّے میں بولتی چلی گئی جبکہ زنیاء کو اسکی بات سے تکلیف پہنچی اس نے تو کچھ بھی نہیں کیا وہ کب سے کہہ تو رہی تھی مگر رانیہ سُن کب رہی تھی.

All rights are reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"! وووو_وہ آپیا۔۔۔مم_میں ما___ما"

زنیاء نے ڈرتے ہوئے کہنا چاہا مگر وہ اس قدر ڈر گئی تھی کہ اسکے الفاظ ٹھیک سے ادا نہیں ہو پائے

اب آگے بھی کچھ بولو گی یا یہاں بُت بنے کھڑی رہنا ہے"

".جلدی بولو اور چلتی بنو"

..رانیہ نے حد ہی کر دی وہ جانتی تھی زنیاء کتنی حساس ہے مگر وہ اسکی بے عزتی کرنا کبھی نہیں بھولتی تھی

" ماما آپ کو بُلا رہی ہیں...انھیں کچھ ضروری کام ہے"

وہ یہ کہہ کر دوڑتی ہوئی وہاں سے سیدھے اپنے کمرے میں آگئی اس نے موسم کو انجوائے کرنے کا جو منصوبہ بنایا تھا رانیہ کے برتاؤ نے اس پر پانی پھیر دیا اور اکثر ایسا ہی ہوتا تھا کبھی رانیہ تو کبھی فہمیدہ پھوپھو کی بات سُننے کے بعد وہ اداس ہو جاتی اور اپنا پسندیدہ کام کرنے کے بجائے خود کو کمرے میں بند کر لیتی تھی

رانیہ کچھ دیر میں لبنٰی بیگم کے پاس موجود پہنچی وہاں فاروقی نوید کے ساتھ جمال نوید بھی تھے سب سے پہلے اُس نے سلام کیا جسکا جواب وہاں موجود سبھی افراد نے نہایت خوش کن لہجے میں دیا اب لبنٰی بیگم کے بجائے فاروقی صاحب اُس سے مخاطب ہوئے

"آؤ بیٹا۔۔۔بیٹھوں !"

وہ بھی چل انکے ساتھ بیٹھ گئی

جمال شاہ نے اسکا حال پوچھا اُسکے بات انھوں نے حمزہ کے آنے کی خبر دی جس پر وہ خوشی سے چمک اُٹھی .

وہ اکثر حمزہ کے نام پر خوابوں کی دُنیا میں کھو جاتی تھی اب بھی ایسا ہی ہوتا مگر وہاں بڑے موجود تھے اس لیے خود پر قابو رکھا۔.

.... جمال شاہ کچھ دیر میں چلے گئے

رانیہ آج کافی خوش تھی گھر میں بھی خوشی کا سماں

All rights are reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھا مگر زنیاء بے چاری ٹھیک سے خوش بھی نہ ہو سکی اور نہ ہی اپنی خوشی کا اظہار کیا کیونکہ اس میں بھی رانیہ اُس سے چڑ جاتی .

زنیاء حمزہ کو "زابھائی" کہتی تھی وہ بچپن میں اُسے "زابھا" کہتی تھی جب تھوڑی بڑی ہوئی تو بھا_ کے بجائے بھائی کہتی مگر وہ اُس کے لیے اب بھی زا ہی تھا اُسے حمزہ کہہ کر کبھی نہیں پکارا اور حمزہ بھی اپنا یہ نام بہت پسند کرتا تھا وہ اس کے ساتھ کھیلتی اور اپنے باتیں شیئر کرتی تھی مگر رانیہ زنیاء کی اس خوش مزاجی پر بہت خفا رہتی اور اُسے اور بھی زیادہ اُلٹا سیدھا سُناتی رہتی تھی. اور آج زنیاء اپنے سب سے پیارے کزن کی آمد پر بھی ٹھیک سے خوشی کا اظہار نہیں کر سکتی تھی کیونکہ وہ اب رانیہ کی جاگیر میں آنے والا تھا اور وہ اپنی چیزوں پر کسی کی ایک نظر پسند نہیں کرتی تھی اور زنیاء سے تو وہ نفرت کرتی تھی حالانکہ زنیاء نے کبھی ایسا نہیں سوچا اُس نے تو ہمیشہ اپنی بہن کی پسند کا احترام کیا جو کچھ اُسے پسند ہوتا وہ خود ہی پیچھے ہٹ جاتی تھی رانیہ کے اس رویے سے وہ ایک ڈرپوک لڑکی بن گئی تھی وہ ٹھیک سے اپنی پسند نہ پسند بھی کسی کو نہیں بتاتی یہی سوچ کر کہ رانیہ اس سے خفا نہ ہو گئے یا اسے بُرا بھلا نہ کہنے لگے اور خاموش رہ جاتی اسی بات نے اسے اندر سے کمزور بنا دیا. مگر قسمت بھی کیا چیز ہوتی ہے اب کیا کچھ اسکے منتظر تھا اس بات سے وہ بے خبر تھی رب کریم نے اُس کے لیے کیا چُن رکھا تھا وہ نہیں جانتی تھی.

All rights are reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جب حمزہ لندن سے واپس لوٹا تو کچھ گھنٹہ اپنے گھر گزارنے کے بعد سیدھا فاروقی صاحب یعنی اپنے تایا جان کے پاس آیا.

رانیہ خُوب اچھے سے تیار ہو کر اُسی کا انتظار کر رہی تھی مگر حمزہ نے اسکے سجنے سنوارنے پر بھی کوئی خاص دلچسپی نہیں دیکھائی حمزہ سلام دعا کرنے کے بعد کچھ دیر سب سے بات کرنے لگا اپنے بیتے ماہ و سال کے قصے سُناتے وہ کافی خوش تھا رات کا کھانا بھی وہیں کھایا اور زنیاء سے ڈھیر ساری باتیں کی وہ اور زنیاء جو ایک دوسرے کے ہم راز تھے زنیاء نے اُس پر ایک سچ عیاں کیا جسے جاننے کے بعد وہ کچھ بُجھا بُجھا سا لگنے لگا زنیاء اُس سے پوچھنا چاہتی تھی اُسے کیا ہوا ہے؟ مگر وہ فوراً گھر کے لیے نکل گیا. گھر پہنچتے اُسے رات ہو گئی تھی اُسے گھر پر نیند نہیں آئی وہ ساری رات بے چین رہا زنیاء نے جو خبر اُسکے گوش گردان کی وہ اُسکے دل و دماغ پر حاوی ہو گیا. وہ بچپن سے زنیاء کو پسند کرتا آیا تھا وہ اُسکی دوست, اسکی بیسٹ کزن اور اسکی خوابوں کی شہزادی تھی جس پر وہ اپنا دل کب کا ہار بیٹھا تھا اور اُسی سے شادی کا خواہش مند تھا مگر یہ "رانیہ" جسے وہ کوئی خاص پسند نہیں کرتا تھا اُسکے ساتھ منسلک ہونے والی ہے سُن کر ہی پاگل ہو رہا تھا نیند نہ آنے پر زبردستی سونے کے لیے نیند کی گولی لی تا کہ اس سوچ کو دماغ سے

All rights are reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جھٹک سکے اور اسی وجہ سے وہ صبح بہت دیر سے اُٹھا رات میں دوائی لینے کی وجہ سے وہ دیر تک سوتا رہا ناشتے کے بعد اس نے زنیاء کے لیے اپنی پسندیدگی ظاہر کر دینا چاہا اس سے پہلے کے اسکے والدین اُسے کچھ بتاتے وہ زنیاء کے لیے اپنے جذبات بتا دینا چاہتا تھا تاکہ رانیہ سے شادی کے لیے اُسے فورس نہ کیا جائے

ناشتے کے بعد وہ انکے کمرے میں بیٹھا اپنی پسندیدگی اپنے ممی پاپا کے سامنے رکھ رہا تھا جسے سُن کر جمال شاہ اور اُنکی اہلیہ حیرت کے ملے جلے کیفیت میں کبھی ایک دوسرے کی دیکھ رہے تھے کبھی سامنے بیٹھے اپنے لاڈلے بیٹے حمزہ جمال کو دیکھ رہے تھے جو بے حد فرمانبردار بیٹا تھا اُس نے آج تک کبھی کوئی غلط فرمائش نہیں کی بلکہ ہر بار جو کچھ ملا اُس پر شکر ادا کیا. لیکن اس بار اُسکی زندگی کا سب سے بڑا فیصلہ تھا وہ جس کے ساتھ اپنی تمام زندگی گزارے والا تھا جسے اپنی شریک حیات بنا کر لانے والا تھا اُسکا نام بتا رہا تھا ایسا تو کچھ غلط وہ نہیں کہہ رہا تھا اُنھیں بہت پہلے حمزہ کو اس بات سے آگاہ کر دینا تھا مگر انھوں نے بہت دیر کر دی جب انکا لخت جگر رانیہ نہیں بلکہ زنیاء سے محبت کا دعوی ہے پھر وہ اپنے بیٹے کی چاہت کو نہ تو فراموش کر سکتے تھے اور نہ ہی اپنے بھائی سے کیئے وعدہ کو توڑ سکتے تھے. اور یہی چیز زنیاء کی زندگی میں دُکھ و پریشانی اور نفرت کا باعث بنی جب جمال نوید نے اپنے بھائی فاروقی صاحب کو اس بات سے آگاہ

کیا تو گھر میں وبال مچ گیا سب سے زیادہ ری ایکٹ فہمیدہ اور رانیہ کے جانب سے تھا جبکہ مسٹر اور مسز فاروقی خاموشی کا اظہار کیا زنیاء بھی انکی ہی بیٹی تھی اور وہ شادی کو لے کر حمزہ کو فورس بھی نہیں کر سکتے تھے وہ فہمیدہ کے وقت دیکھ چکے تھے اس لیے خاموشی ہی بہترین حل تھا رانیہ کی دادی بھی چُپ ہی تھیں مگر رانیہ بلکل بھی نہیں وہ حمزہ کو خود سے دور جاتا دیکھ خود کو روک نہیں پائی اور زنیاء پر برس پڑی

یہ !! یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے تم ہی ہمیشہ حمزہ کے سامنے بھٹکتے رہتی تھی اپنی خوبصورتی کے جال بچھا کر اُسے مجھ سے چھین لیا "

رانیہ رو رو کر پورے گھر میں واویلا مچا دیا

" تم میری خوشیوں کی قاتل ہو !!, تم مجھ سے بچپن سے جلتی آئی ہو "

" مل گیا سکون, اب وہ تم کو پانا چاہتا ہے تمہیں اپنی دنیا میں لانا چاہتا ہے "

وہ زنیاء کو جھنجھور کر کہہ رہی تھی جبکہ زنیاء نفی میں سر ہلاتے رونے میں مصروف تھی.

"!!!.... اب جھوٹ مت بولنا..... مت بولنا جھوٹ "

انگلی کے اشارے سے کہتے وہ زور سے چینخی تھی

اسکی چینخنے پر فاروقی صاحب اور لبنٰی بیگم کے ساتھ اسکی پھپھو اور دادی بھی وہاں آ گئے

"کیا ہوا ہے؟ رانیہ تم اس طرح کیوں چینخ رہی ہو؟"

فاروقی صاحب پوچھنے لگے

"اس لڑکی.... اس لڑکی کی بددعاؤں نے میری تمام خوشیاں چھین لی ہے ...... بابا"

حمزہ!! حمزہ مجھ سے نہیں اس سے.... اس سے شادی کرنا چاہتا ہے. اسے اپنی محبت قرار دے رہا ہے"

وہ... مم_میں اُسکے لیے کچھ نہیں ہوں اسکی دوست, بیسٹ کزن اور اب وہ اپنی منکوحہ بھی اسے ہی

بنانا چاہتا ہے"

وہ اب بلک بلک کر رونے لگی اسکی یہ حالت دیکھ کر سبھی حیران و پریشان تھے.

وہ اس طرح برتاؤ کرینگی ان کے وہم و گمان میں نہیں تھا.

نہیں!! میرا بچّہ ایسا نہیں ہے یہ تمہاری بہن ہے..."تمہاری چھوٹی بہن وہ تمہیں بدُعائیں نہیں دے"

سکتی رانیہ بچّہ!! چُپ کر جاؤ...

All rights are reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

لبنٰی بیگم رانیہ کو سمجھانے والے انداز میں کہنے لگیں

نہیں ماما..... ایسا ہی ہے اس لیے... اس لیے میں نفرت کرتی ہوں... میں نفرت کرتی ہوں اس لڑکی سے جو"

"بچپن سے سبھی کے آنکھوں کا تارا بن کر رہتی آئی ہے اور میں مجھے صرف کم صورتی کا طعنہ ملتا آیا ہے

انکے ساتھ فاروقی صاحب بھی اسکے اس انکشاف پر دھنگ رہ گئے کہ وہ اس طرح احساس کمتری میں مبتلا ہے کہ اُسے اپنی ہی بہن سے نفرت ہے.

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟"

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا؟ اس بار فاروقی صاحب نے بلند آواز میں کہا"

".... بابا.... پلیز مجھے حمزہ واپس کر دیں"

... وہ التجائے لہجہ میں کہنے لگی

رانیہ ہوش میں آؤ...وہ تم سے نہیں زنیاء سے شادی کرنا چاہتا ہے اور ہم جان بوجھ کر تم دونوں کی" زندگی برباد نہیں کرسکتے. میں نہیں چاہتا کہ فہمیدہ کی طرح تمہارا رشتہ بھی بیچ راہ میں اپنے اختتام کو پہنچ جائے".

جمال نے مجھ سے زنیاء کا ہاتھ مانگا ہے وہ اپنے بیٹے کی خواہش کے خلاف نہیں جاسکتا ہے آخر کو یہ دو" زندگی کا سوال ہے جو فیصلہ ہم نے سالوں پہلے طے کیا تھا اُس سے نہ تو ہم تمہاری زندگی میں بہتری دیکھ رہے اور نہ ہی حمزہ کی!! وہ جب زنیاء کو پسند کرتا ہے تو یہی سہی .....

اور ہمیں اس پر کوئی اعتراض بھی نہیں ہے.....زندگی گزارنے کا ہر کسی کو حق ہے ہم دوسروں پر اپنا فیصلہ نہیں تھوپ سکتے یہ تم بھی اچھے سے جانتی ہو ....

" ... اور ویسے بھی تمہارے لیے ذیشان بھائی کے بیٹے کا رشتہ آیا ہے وہ بھی حمزہ سے کم نہیں ہے

بابا مجھے کوئی اور نہیں صرف حمزہ چاہیے میں اُسے کسی کو بھی نہیں دے سکتی اور اس کو تو ہرگز نہیں جس سے مجھے انتہا کی نفرت ہے۔" وہ پاگلوں کی طرح کبھی چینخ رہی تھی تو کبھی زنیاء کی طرح بڑھ کر اُسے جھنجھور رہی تھی ..

All rights are reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اتنا زہر.... مجھے تو یقین ہی نہیں , چُپ کر جاؤ تم .... تمہارے دل میں اپنی بہن کے لیے اتنی نفرت" آرہا..." انھوں نے افسوس و تکلیف کے ساتھ کہا

جاؤ اپنے کمرے میں کل بات ہو گی ویسے بھی تمہیں دیکھنے کل زیشان بھائی اپنی پوری فیملی کے ساتھ" یہاں آنے والے ہیں."

"... فہمیدہ تم لے کر جاؤ اُسے اسکے کمرے میں"

یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلے گئیں اور باقی سب بھی اپنے اپنے کمرے میں جانے لگے زنیاء کو اپنے کانوں پر یقین نہیں ہوا اسکی بہن نے اس پر جو الزام لگایا وہ قطعی سچ نہیں تھا مرے قدموں کے ساتھ وہ کمرے میں آئی اور خود کو کمرے میں بند کر لیا,اور پھر وہی آنسو اور وہ.... اپنے آنسوؤں کی خبر وہ دوسروں پر ..... کبھی عیاں نہیں ہونے دیتی تھی مگر آج سبھی نے اُسے تنہا چھوڑ دیا خود ہی مضبوط ہونے کے لیے
"

.... دوسرے دن فاروقی صاحب نے اُس سے بات کرنے کا ارادہ کیا اور اُسکے پاس آ گئے

...وہ کمزور لگ رہی تھی اپنی بیٹی کی حساسیت سے وہ باخوبی واقف تھے

All rights are reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

...سلام کے بعد وہ سید حامد ے پر آئے

"بیٹا تم ٹھیک ہو؟"

"..جی بابا....میں ٹھیک ہو"

یہ کہتے ہوئے وہ ان سے لپٹ گئی آنسو روکنا اس کے بس کے باہر تھا رات بھر رونے پر بھی آنسو نہ تھم سکے تھے ...

"بابا.....!!"

" میں نے آپیا کو بد دُعائیں نہیں دی, میں اُنکی خوشیوں کی قاتل نہیں ہوں, مجھے ان سے حسد نہیں ہے ان سے بلکہ میں_ میں تو اُن سے بہت پیار کرتی ہوں... اگر وہ میری زندگی بھی مانگے گیں تو میں وہ دے دونگی مگر آپ آپیا سے کہیں وہ مجھ سے نفرت نہ کریں...."

"...میں بے قصور ہوں بابا.... بے قصور ہوں میں.... وہ مجھے قصوروار سمجھتی ہیں"

.وہ گردن جھکائے بیٹھتی کہتے کہتے سر اُٹھا کر انھیں دیکھ کر ان سے کہنے لگی

All rights are reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نہیں بیٹا.... آپ بہت اچھی ہو... میری جان بہت پیاری اور اچھی بہن ہے... آپیا ابھی ناراض ہیں"

"......وہ آپ سے بہت پیار کرتی ہیں وہ تو غصّے میں کہہ دیا ہے

...اپنی غلطی کا احساس ہونے پر انھیں معلوم ہو جائے گا اس میں آپکا کوئی قصور نہیں

..فاروقی صاحب نے اُسے سمجھایا

سچی بابا؟؟....سچ میں وہ مجھ سے نفرت نہیں کرتیں"

"""...... سچ میں وہ مجھے قصوروار نہیں ٹھرائیں گی

.وہ یہ کہتے ہوئے معصوم بچّی لگ رہی تھی

"...ہاں میری جان....سچ میں"

..انھوں نے اُسے دلاسہ دیا وہ تورانیہ کے برتاؤ پر خود ہی حیران تھے مگر زنیاء کو سنبھالنا تھا

"!!میری بات سُنو...میری جان"

"تم_ تمہیں حمزہ سے شادی پر کوئی اعتراض تو نہیں ہے نہ؟؟؟"

All rights are reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ یہ کہتے ہوئے کافی عجیب محسوس کر رہے تھے. ابھی کل ہی اتنا بڑا کھرم مچ گیا تھا انھیں یہ پوچھا اچھا نہیں لگا مگر وہ زنیاء کی رضامندی جاننا چاہتے تھے.

"بابا مجھے زابھائی سے شادی نہیں کرنی آپیا سے اُنھیں چھین لینے کا الزام میں برداشت نہیں کر پاؤں گی...."

"نہیں میری جان.... ایسا نہیں ہے آپ پر کسی نے کوئی الزام نہیں لگانا جو ہماری قسمت میں لکھ دیا جاتا ہے قسمت ہے وہی ہمیں ملتی قسمت سے کوئی نہیں لڑ سکتا میں یا آپ بھی نہیں!!

اور حمزہ شاید آپ کی قسمت کا حصّہ ہے اسی لیے تو رانیہ سے رشتہ طے ہونے کے بعد بھی وہ آپکا بننا چاہتا ہے وہ آپ سے شادی کرنا چاہتا ہے"

".... آپ اس بات کو الگ کر کے سوچیں!! اور اپنا فیصلہ سنائیں بیٹا"

وہ مزید کہہ رہے تھے

... حمزہ آپ کو پسند کرتا ہے اور اُس میں ایسی کوئی خرابی نہیں ہے جس سے منع کیا جائے"

All rights are reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

غلطی ہماری ہے ہمیں حمزہ کو پہلے بتانا چاہیے مگر اب دیر ہو گئی ہے اور میں یہ نہیں چاہتا کہ اس وجہ سے دونوں خاندان میں زرا بھی ناراضگی پیدا ہو. میں رانیہ کو سمجھا دوں گا راشد بہت اچھا لڑکا ہے وہ اُسے خوش رکھے گا وہ سمجھ جائیگی...."

"..مجھے وقت چاہیے بابا...اُس نے شکست زدہ لہجے میں کہا"

ٹھیک ہے......جتنا وقت چاہیے لے لو ویسے بھی ہم رانیہ کی شادی کے بعد ہی تمہاری شادی کرینگے "...."

.اور پھر اسے اپنا خیال رکھنے کا کہہ کر وہ چلے گئے اور وہ سوچ میں پڑ گئی

کچھ ماہ گزرنے کے بعد رانیہ کو سمجھانے کا یہ نتیجہ نکلا کہ وہ حمزہ کو بھولنے میں کامیاب ہو گئی مگر زنیاء کے لیے ناپسندیدگی اب بھی اس کے دل و دماغ پر حاوی تھا.پہلے تو وہ یہ سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی مگر زیشان صاحب کے صاحبزادے راشد کی کوشش نے اُس میں کچھ تبدیلی لے آئی اور اس کے دل میں جو زنیاء کے لیے نفرت تھی اس میں کمی در آئی

All rights are reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

راشد اور رانیہ کی شادی اس واقع کے سات, آٹھ ماہ بعد کر دی گئی کیونکہ فاروقی صاحب ایک بہت اچھے رشتے کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتے تھے ...

اور رانیہ نے پہلے جو بے دلی سے اس رشتے کو قبول کیا تھا راشد کے برتاؤ سے اُسے پسند کرنے لگی تھی

.....

اسی دوران زنیاء کی تعلیمی سال بھی ختم ہو گیا اور حمزہ سے شادی کے بارے میں بھی اپنے بابا کو مثبت جواب دے چکی تھی ..

حمزہ اس دو سال میں وہاں بہت کم آتا تھا.... سب سے زیادہ خوش وہ ہی تھا اسے اسکی محبت جو ملنے والی تھی اس لیے وہ خود بھی شریعی طور پر ایک مضبوط رشتے میں بندھ کر اُس سے ملنا چاہتا تھا .

...... دو سال بعد

زنیاء سُرخ رنگ کے عروسی لباس میں دولہن بنی حمزہ کے برابر میں بیٹھی تھی حمزہ خود کو دنیا کا سب سے خوش نصیب شخص سمجھ رہا تھا جسے اُسکی بچپن کی محبت مل گئی تھی وہ بچپن سے جوانی تک اسکے خواب

All rights are reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دیکھتے آیا تھا اور آج اسکا خواب حقیقت بن کر اسکے سامنے بیٹھی اپنے حسن سے اُسے گھائل کر رہی تھی
"

وہ کچھ فاصلے پر بیٹھی ہنستی مسکراتی ایک گڑیا لگ رہی تھی اسکے چہرے پر سجی مسکراہٹ حمزہ کو بہت اچھی لگی

تو زنیاء بھی خوش تھی کہ وہ شخص جو اسکا ہم راز, اسکا سب سے اچھا دوست, بیسٹ کزن ہوا کرتا تھا اب اسکا مزاجی خدا بن گیا تھا کچھ دیر قبل ہی دونوں کا نکاح پڑھایا گیا اب وہ ساتھ تھے مگر وہ تھوڑی پریشان بھی تھی کیونکہ وہ دونوں نئے بندھن میں بندھ گئے تھے جسے وہ بچپن سے زابھائی کہتی آئی تھی وہ اب اُسکا شوہر تھا. وہ کس طرح اس نئے رشتے کو سنبھال پائے گی وہ اسے بن مانگی دُعا کی طرح مل گیا تھا نہ تو کبھی اُس نے سوچا اور نہ کبھی اسکی چاہ تھی مگر اللہ نے اسکی جھولی میں دنیا کی تمام خوشیوں کے ساتھ اُسکا ساتھ بھی لکھ دیا.

"تم خوش ہو؟" حمزہ اسکا ہاتھ تھامے اس سے پوچھ رہا تھا..

ہمممم...." زنیاء مسکراتے ہوئے جواب دیا".

All rights are reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"..... میں تمہیں دل سے قبول تو ہوں نہ؟ یا تم نے تایا جی کے کہنے پر"

حمزہ اُس سے پوچھ رہا تھا کہ آیا اس نے یہ شادی اپنی خوشی سے کی ہے یا ہمیشہ کی طرح دوسروں

کے لیے اپنی خوشی قربان کر بیٹھی ہے"

".... نہیں... میں خوش ہوں آپ بہت اچھے ہیں اور مجھے پسند بھی"

زنیاء آنکھوں میں شرم لیئے نظریں جھکائے کہہ رہی تھی اور وہ اس کے اس طرح کہنے پر کھکھلا کر ہنسنے

لگا وہ بھولی معصوم سی گڑیا آج پوری طرح اسکی بن چکی تھی انکے مقدر میں رب الکریم نے ایک نایاب

تحفہ کی شکل میں خوشیاں بھر دی

دوسری طرف رانیہ آخر کار پوری نہیں تو کچھ کچھ بدل گئی تھی

اب اُسے یہ احساس ہو گیا تھا کہ جو چیز آپ کی نہ ہو وہ آپ کو نہیں مل سکتی چاہے ہم کچھ بھی کر لیں. اور

وہ شادی کے بعد راشد کے ساتھ بہت خوشحال زندگی بسر کر رہی تھی جس احساس کمتری نے اُسکے دل

میں نفرت کا بیج بویا تھا. محبت کے جذبے نے اس نفرت کو مٹانے کا کام کیا تھا

All rights are reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ خود سے شرمندہ تھی کہ اُس نے اپنی پیاری سی چھوٹی بہن پر ناکردہ الزام لگایا. بے قصور ہونے ہوئے بھی اسکے اپنی خوشیوں کا چھین جانے کا قصوروار گردان کیا اُس سے ساری زندگی نفرت کرتے آئی اپنی خوشیوں کے بارے میں سوچتے ہوئے سبھی کا دل دکھایا......

زنیاء ایک اچھی اور صاف دل لڑکی تھی جسکی خوشی دوسروں کی خوشی میں تھی اس لیے رب تعالٰی بھی دل وجان سے , اُس پر مہربان ہو کر اُس نعمت سے نوازہ جس کا اُس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا ایک سچا محبت کرنے والا ساتھی کو انکے محرم کے روپ میں دے کر اُسے معتبر کر دیا.....

ہم انسان کتنے خود غرض ہوتے ہیں ساری زندگی اپنے بارے میں سوچتے ہیں ہماری خوشیاں آوروں" سے زیادہ اہم بن جاتی ہے اس لیے کسی کا دُکھ ہمیں نظر نہیں آتا. کبھی کبھی خود پر آنے والی مصیبت, اللہ کی بنائی دنیا کے اصول کو بھول کر کسی چیز کو پانے کے لیئے ہر کوشش کرتے ہیں اور وہ جب نہ ملے تو یا تو ناشکری کرتے ہیں یا اسکے چھین جانے پر اسکا الزام دوسروں پر لگاتے ہیں دوسروں کو اپنی خوشیوں کا قاتل کہتے ہیں,

اپنے دل میں دوسروں سے حسد, نفرت کا بیج بوتے ہیں اور اپنی بنائی دنیا میں سب کچھ خود ہی تخلیق کر لیتے ہیں بجائے یہ جاننے کے کہ اللہ اوپر بیٹھا سب کی قسمت میں کیا لکھ رہا ہے یہ انسان کی پہنچ سے

All rights are reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دور ہے کاش ہماری سوچ ہر غلط چیز سے پاک ہو جائے اور ہمارے دل میں محبت ہی محبت ہو تا کہ ہم

..... دوسروں کے لیے خوشی و مسرت کا باعث بنیں....نہ کہ کسی کو قصوروار ٹھہرائیں

-

The end

All rights are reserved to Novel'sLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM